REGD. NO. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

قیمت فی پرچہ ۱ آنہ

۱۶ جمادی الاول ۱۳۷۵ھ

جلد ۴۴/۱۰ ‖ یکم صلح ۱۳۳۵ ہش ۔ یکم جنوری ۱۹۵۶ء ‖ نمبر ۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۳۱ دسمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

"ویسے صحت اچھی ہے مگر تھکان ہے"۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

۔ اخبار احمدیہ ۔

ربوہ ۳۱ دسمبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی شام سے اعصابی تکلیف میں کچھ اضافہ رہا۔ اور رات کا آخری حصہ بھی گھبراہٹ میں گزرا۔ احباب حضرت میاں صاحب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ سلمہا اللہ کو ٹیکہ کے اثر کے ماتحت رات نیند اچھی آگئی۔ لیکن جب ٹیکہ کا اثر زائل ہوتا ہے تو بے چینی شروع ہو جاتی ہے۔ البتہ درد میں کچھ کمی ہے۔ احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ سیدہ موصوفہ کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین

مکرم نصیر الدین صاحب بخیر و عافیت لنڈن پہونچ گئے

لنڈن (بذریعہ تار) امام مسجد لنڈن مکرم مولود احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں۔ کہ مکرم نصیر الدین احمد صاحب ایم۔ اے معہ اہل و عیال مورخہ ۲۸ دسمبر کو کراچی سے بخیر و عافیت لنڈن پہونچ گئے ہیں۔ اب آپ اعلائے کلمۃ الحق کے سلسلہ میں ۱۲ جنوری ۱۹۵۶ء کو نائیجیریا (مغربی افریقہ) روانہ ہوں گے۔ احباب کرام منزل مقصود تک بخیر و عافیت پہونچنے کے لئے دعا فرمائیں:

ارجنٹائن میں ایک اور سازش ناکام بنادی گئی

بونس ایرز ۳۱ دسمبر۔ ارجنٹائن کی حکومت نے اعلان کیا ہے۔ کہ ملک میں حکومت کا تختہ الٹنے کی ایک اور سازش کو ناکام بنادیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں حکومت نے پیراگوئے کی سرحد کے قریب کچھ آدمیوں کو گرفتار کیا ہے۔ اس سے قبل گزشتہ جمعرات کے روز ۲۴ افراد گرفتار کئے گئے تھے۔

کمبوڈیا کی افواج کے لئے امریکی امداد حاصل کی جائیگی

واشنگٹن ۳۱ دسمبر۔ کمبوڈیا کی برسراقتدار جماعت کی مجلس انتظامیہ نے مسلح افواج کے لئے امریکی امداد حاصل کرنے کا فیصلہ کیا ہے:

پاکستان اور اٹلی بین الاقوامی امور میں یکساں مقاصد کے لئے کوشاں ہیں۔

اطالوی وزیر خارجہ کے دورۂ پاکستان کے اختتام پر دونوں حکومتوں کی طرف سے مشترکہ اعلان

کراچی ۳۱ دسمبر۔ اٹلی کے وزیر خارجہ مینو مارٹینو پاکستان کا دو روزہ دوستانہ دورہ ختم کرنے کے بعد آج صبح کراچی سے کولمبو روانہ ہو رہے ہیں۔ انہوں نے کل یہاں گورنر جنرل میجر جنرل سکندر مرزا وزیر اعظم مسٹر محمد علی اور کابینہ کے دوسرے وزراء سے ملاقات کی۔ ان ملاقاتوں کے بعد کل دونوں حکومتوں کی طرف سے ایک بیان جاری کیا گیا۔ جس سے یہ امر ظاہر ہوتا ہے۔ کہ دونوں ملکوں کے سیاستدانوں میں بین الاقوامی امور کے متعلق اتفاق رائے پایا جاتا ہے بیان میں کہا گیا ہے کہ پاکستان اور اٹلی کے درمیان نہایت گہرے دوستانہ تعلقات قائم ہیں۔ اور بین الاقوامی لحاظ سے دونوں کے مقاصد یکساں ہیں بیان میں اس عزم کا بھی اظہار کیا گیا ہے۔ کہ دونوں عالمی امن کے قیام میں حصہ لیتے رہیں گے۔

اعلان میں یہ بھی بتایا گیا ہے۔ کہ دونوں ملکوں کے درمیان ثقافتی اور اقتصادی رشتے قائم ہیں۔ دونوں ان روابط کو اور زیادہ مضبوط کرنے کی کوشش کریں گے۔ تاکہ تمدنی اور تجارتی تعاون میں اضافہ ہو سکے۔ یاد رہے دونوں ملکوں کے درمیان تجارتی معاہدے کی تجدید کی بات چیت پہلے ہی شروع ہو چکی ہے۔ گورنر جنرل میجر جنرل اسکندر مرزا نے کل رات اطالوی وزیر خارجہ کے اعزاز میں ایک ڈنر دیا۔ جس میں وزراء مملکت اور غیر ملکی سفارتی نمائندوں نے شرکت کی:

امریکہ کمیونسٹ ملکوں کے عوام کو پُرامن طریق سے آزاد کرانا چاہتا ہے

مسٹر کروشیف کے جواب میں امریکی صدر مسٹر آئزن ہاور کا بیان

واشنگٹن ۳۱ دسمبر۔ امریکی صدر مسٹر آئزن ہاور نے کہا ہے کہ امریکہ کا مقصد یہ ہے کہ کمیونسٹ بلاک کے زیر اثر ممالک کے عوام کو پُر امن طریق سے آزاد کرایا جائے۔

پچھلے دنوں سپریم سویٹ کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے روسی کمیونسٹ پارٹی کے سکرٹری مسٹر کروشیف نے امریکہ پر غیر ممالک کے اندرونی معاملات میں مداخلت کا الزام لگایا تھا۔ مسٹر آئزن ہاور نے یہ بات ان کے اس الزام کے جواب میں ہی کہی ہے۔

واشنگٹن ۳۱ دسمبر۔ امریکہ کے وزیر دفاع مسٹر ولسن نے کہا ہے کہ امریکی ہتھیار دنیا میں سب سے زیادہ طاقتور ہیں۔ ہوائی جہازوں اور اسلحہ سازی کی صنعت میں امریکہ باقی ممالک سے بہت آگے بڑھ چکا ہے

کابل ریڈیو کا معاندانہ پروپیگنڈا

پشاور ۳۱ دسمبر۔ حکومت مغربی پاکستان کے ایک ترجمان نے آج یہاں بتایا ہے۔ کہ روسی لیڈروں کے دورۂ افغانستان اور ان کی غیر ذمہ دارانہ تقریروں کے بعد ایک طرف تو قبائلی علاقہ میں غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے۔ دوسری طرف افغان حکومت نے پاکستان کے خلاف جھوٹے اور بے بنیاد پروپیگنڈے سے پاکستان اور اس کے راہنماؤں کو بدنام کرنے کی ناکام کوششیں تیز تر کر دی ہیں۔

سوڈان کی آزادی

لنڈن ۳۱ دسمبر۔ برطانیہ اور مصر سوڈان میں آزادانہ رائے شماری کے کمیشن کو توڑنے پر رضامند ہو گئے ہیں۔ دونوں ملکوں نے سوڈان کی آزاد حیثیت کو تسلیم کرنے کا فیصلہ بھی کیا ہے:

قاہرہ میں مبصرین کا دفتر قائم کرنے کی تجویز

قاہرہ ۳۱ دسمبر۔ فلسطین میں عارضی صلح کے بین الاقوامی کمیشن کے نگران اعلیٰ میجر جنرل برنز نے حکومت مصر سے قاہرہ میں اقوام متحدہ کے مبصرین کا ایک دفتر قائم کرنے کی اجازت مانگی ہے۔ ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے۔ کہ مجوزہ دفتر کے انچارج آئندہ پیر کے روز قاہرہ پہونچ جائیں گے:

اردن کے لئے ۲۲½ لاکھ پونڈ کا قرضہ

لنڈن ۳۱ دسمبر۔ امریکہ نے اردن کو آئندہ سال میں ترقیاتی منصوبوں کے لئے ساڑھے بائیس لاکھ پونڈ قرض دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ برطانیہ نے اردن کو پانچ قرضے دینے کا جو پروگرام بنایا ہے۔ یہ قرضہ اس کے سلسلہ میں تیسرا قرضہ ہوگا۔ قرضوں کا یہ پروگرام ۱۹۵۸ء تک جاری رہے گا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ یکم جنوری ۱۹۵۶ء

قومی اخلاق اور اسلامی قانون

(۲)

مولانا ابوالاعلیٰ صاحب مودودی کی حالیہ تقریر کے متعلق اس سے پہلے ہم نے لکھا تھا۔ کہ آپ جانتے بوجھتے اس ملک میں جو آپ کے بقول سو فی صدی معمولی اخلاق سے بھی مبرا ہے۔ یکایک اسلامی قانون دوسرے لفظوں میں وہ قانون جو اللہ تعالیٰ انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ نافذ کرتا رہا ہے۔ ٹھونس دینے کا مطالبہ فرما رہے ہیں۔ حالانکہ آپ اس تقریر میں یہ بھی فرما رہے ہیں۔ کہ ایسے حالات میں اعلیٰ سے اعلیٰ قانون بھی فائدہ مند نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس کے نافذ کرنے والے وہ لوگ ہوں گے جو بقول آپ کے سراسر اخلاق سے مبرا ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں :۔

"آپ اس صورت میں جیسا چاہیں قانون بنائیں۔ لیکن چونکہ اس کا نفاذ انہی لوگوں کو کرنا ہے۔ اس لئے وہ یقیناً فیل ہو جائیگا۔" (تسنیم ۲۰ دسمبر ۱۹۵۵ء)

ان الفاظ کا بین السطور صاف ہے۔ آپ فرما رہے ہیں۔ کہ اسلامی قانون نافذ کرنے کے لئے صالحین ہونے چاہئیں۔ اور صالحین صرف آپ کی جماعت کے ارکان ہیں۔ اگر تقریر کے باقی اجزاء کو بھی دیکھا جائے۔ تو یہ مطلب واضح تر ہو جاتا ہے۔ چنانچہ آپ نے جو علمائے کرام سے لے کر حکمرانوں تک اور حکمرانوں سے لے کر عوام الناس تک کے اخلاق کی گھناؤنی تصویر کھینچی ہے۔ اس سے بھی اسی خیال کو تقویت پہنچتی ہے۔ اور یہ واضح ہوتا ہے۔ کہ مودودی صاحب اپنے اور اپنی جماعت کے سوا کسی کو ملک کے اقتدار کا اہل نہیں خیال کرتے۔ آپ کی تقریر کا مندرجہ ذیل حصہ بھی قابل غور ہے۔

"اس (اینگلو امریکی۔ راقم) بلاک کی یہ مستقل پالیسی ہمیں صاف نظر آتی ہے۔ کہ مسلمان ملکوں میں جو کشمکش اسلام چاہنے والوں اور نہ چاہنے والوں کے درمیان چل رہی ہے۔ یہ بلاک اس کشمکش میں اسلام کے مخالفین کی پیٹھ ٹھونک رہا ہے۔ اسلام کی مخالف طاقتوں کو اس بلاک کی باقاعدہ ہمدردیاں حاصل ہیں۔ اور اسلام چاہنے والوں پر باقاعدہ دباؤ ڈالنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اور ظلم و ستم کے ذریعہ اسلام کے چاہنے والوں کو دبایا جا رہا ہے۔" (تسنیم ۲۰ دسمبر ۱۹۵۵ء)

اس کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ پاکستان میں چونکہ مودودی صاحب کی جماعت ہی اسلام چاہنے والی ہے۔ اسی کو برسر اقتدار نہیں آنے دیا جاتا۔ تو یہ اس لئے ہے کہ یہاں کی موجودہ حکومت کو اینگلو امریکی بلاک اس جماعت کو دبانے کے لئے مدد دے رہا ہے۔

اس بات کی مزید وضاحت مولانا نے اس طرح فرمائی ہے :۔

"لیکن غیر ملکی اقتدار کے زمانہ میں ان تمام ممالک میں مسلمانوں کے اندر ایک ایسا طبقہ وجود میں آچکا تھا۔ جو غیر ملکی طاقتوں کے "خادم" کی حیثیت اختیار کر چکا تھا۔ اس طبقہ نے غیر ملکی طاقت کی تمام اقدار VALUES قبول کر لیں اور جب یہ غیر ملکی آقا ان ممالک سے رخصت ہوئے۔ تو انہی وفادار خادموں کو اپنا جانشین بنا گئے۔ یہ گروہ ہر مسلمان ملک میں ایک نہایت ہی مختصر سی اقلیت میں موجود ہے۔ اور باقی آبادی اسلام ہی کی قدروں کو زندہ کرنا ضروری سمجھتی ہے۔ انہی قدروں کو حق سمجھتی ہے۔ لیکن مغربی تہذیب کی دلدادہ یہ چھوٹی سی اقلیت اسلام کے بارے میں بالکل مختلف جذبات رکھتی ہے۔ یہ اقلیت مغربی تہذیب کو حق سمجھتی ہے۔ اور اسی کو غالب دیکھنا چاہتی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ تمام مسلمان ملکوں میں اس وقت ایک کشمکش برپا ہے۔ اور افسوس یہ ہے۔ کہ اینگلو امریکی بلاک ایک طرف مسلمان ملکوں کا تعاون بھی چاہتا ہے۔ لیکن دوسری طرف پیٹھ ٹھونک رہا ہے ان کی جو اسلام کی بیخ کنی کرنا چاہتے ہیں۔ اور اسلام کو زندہ دیکھنے اور قائم کرنے والوں کو تنگ کیا جا رہا ہے۔"

(روزنامہ تسنیم لاہور مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۵۵ء)

یہاں مولانا نے یہ بتانا مناسب خیال نہیں کیا۔ کہ پاکستان کے قیام کی جدوجہد میں آپ کی اسلام پسند جماعت نے سخت مخالفت کی تھی یہاں تک کہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر اس انتخاب میں ووٹ بھی نہیں دیئے تھے۔ جن کی بناء پر اس کا قیام مبنی تھا۔ مگر مولانا اس بات کو چھپانے کے لئے یہ مغالطہ دینا چاہتے ہیں۔ کہ برطانیہ نے جانتے ہوئے دیدہ و دانستہ ان کی جماعت کو نظر انداز کر دیا تھا۔ کوئی نہایت ہی عقل سے عاری پاکستانی آپ کے اس مغالطہ میں آسکتا ہے۔ گویا برطانیہ پاگل تھا۔ کہ وہ ملک، تو پاکستان کے قیام کے مخالفوں کو سپرد کرتا۔ اور قائد اعظم اور اس کے ساتھ جو جدوجہد میں قربانیاں کر رہے تھے۔ انہیں کہتا۔ کہ تم ہٹ جاؤ۔ ہم یہ ملک مودودی صاحب اور ان کی جماعت کے لئے خالی کر رہے ہیں۔

اس ضمن میں مولانا مودودی صاحب نے جو آخری بات فرمائی ہے۔ وہ ایسی ہے۔ کہ یا تو مودودی صاحب خود بھی نہیں سمجھ سکے۔ کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں۔ اور یا وہ حکومت کے ارکان کو اتنا معذور اور بے دست و پا سمجھتے ہیں۔ کہ جنہیں جو کچھ کہہ دیا جائیگا۔ وہ برداشت کر لیں گے۔ یہ ایسے الفاظ ہیں۔ کہ دنیا کی کوئی نام کی حکومت بھی انہیں ایک پل کے لئے برداشت نہیں کر سکتی۔ برطانیہ اور امریکہ جیسے آزاد ملکوں میں بھی کسی باغی سے باغی زبان کو بھی ایسی بات کہنے کی آج تک جرأت نہیں ہوئی۔ اور نہ آئندہ ہو سکتی ہے۔ نقل کفر کفر نہ باشد ذرا ملاحظہ فرمائیے۔

"اس سلسلہ میں دوسری بات یہ ہے۔ کہ خود اینگلو امریکی بلاک کو بھی یہ سوچنا چاہیئے۔ کہ اگر وہ صرف مسلمان حکمرانوں سے معاملہ کرنا چاہتا ہے۔ اور اس کو مسلمان قوم کے ساتھ کوئی معاملہ نہیں کرنا ہے۔ تو الگ بات ہے۔ لیکن اگر اس کی خواہش یہ ہے۔ کہ مسلمان ممالک کے عوام بھی اس کے ساتھ تعاون کریں۔ تو اس معاملہ میں ہمیں وضاحت کے ساتھ یہ بتا دینا چاہیئے۔ کہ مسلمان ملکوں کے ساتھ آپ کی جو پالیسی اب تک چلی آرہی ہے۔ وہ ایسی ہرگز نہیں ہے۔ کہ پاکستان اور دوسرے مسلمان ملکوں کے عوام کا دلی تعاون آپ کو حاصل ہو سکے۔ اس کے متعدد وجوہ ہیں۔ میری غرض ان لوگوں کو یہ بتانا ہے۔ کہ اگر آپ مسلمان عوام کے دلی تعاون کے خواہشمند ہیں۔ تو اس پالیسی کو بدلنا ہوگا۔ جو اب تک آپ نے اختیار کر رکھی ہے۔" (روزنامہ تسنیم لاہور مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۵۵ء)

اگر کوئی حکومت جو نام کی حکومت کہلانے کی بھی مستحق ہے۔ اور اس کو اتنی سی عقل بھی ہے۔ کہ وہ ان الفاظ کے معنی سمجھتی ہے۔ اور وہ ٹس سے مس نہیں ہوتی۔ تو سمجھنا چاہیئے۔ کہ پاکستان میں ایک ایسی آزاد ملکی جمہوریت قائم ہے۔ جو کم از کم اس دنیا میں نہ کبھی پہلے قائم ہوئی ہے۔ اور نہ کبھی کسی ملک میں آئندہ قائم ہو سکتی ہے۔ ان الفاظ کے معنی سمجھنے کے لئے کوئی زیادہ غور اور سوچ کی ضرورت نہیں۔ ان کے معنی دن سے زیادہ روشن ہیں۔ "نوائے پاکستان" کے مدیر کے الفاظ میں اس کے معنی ہیں کہ

"اے امریکہ اور برطانیہ والو ہم احیائے اسلام کے بہانے سے اسلامی ملکوں کے مغرب زدہ اور غیر نمائندہ حکمرانوں کے اقتدار کا تختہ الٹنے کے لئے حاضر ہیں۔ ہماری امداد کرو۔ اور ان کی بجائے ہمارے ساتھ براہ راست رابطہ پیدا کرو۔"

(اداریہ "نوائے پاکستان" ۱۲ دسمبر ۱۹۵۵ء)

آخر میں نوائے پاکستان کے مدیر اس ضمن میں لکھتے ہیں :۔

"ہمیں اس بات پر رائے دینے کی ضرورت نہیں۔ کہ جو جماعتیں یا افراد ایک ایسے ملک میں رہتے ہوئے جہاں ایک آئینی حکومت قائم ہو۔ بیرونی طاقتوں سے ساز باز کرنے کا داعیہ رکھتے ہوں۔ ان کے لئے سیاسی لغات میں کیا لفظ مقرر ہیں۔"

مدیر نوائے پاکستان سیاسی لغات کے الفاظ پوچھتے ہیں۔ حالانکہ مولانا کی اس تقریر اور کراچی والی تقریر سے صاف ظاہر ہے۔ کہ آپ مصر کے اخوان المسلمین کے مرشد الہضیبی کے نقش قدم پر جا رہے ہیں۔ جس طرح انہوں نے مسئلہ سویز کو بہانہ بنایا تھا۔ اور برطانیہ سے براہ راست بات چیت کرنے کا اقدام کیا تھا۔ اسی طرح مودودی صاحب بغداد پیکٹ وغیرہ بیرونی سیاسی مسائل کو بہانہ بنا کر براہ راست بات چیت کرنا .... چاہتے ہیں۔ یا کرنے کی دھمکی دے رہے ہیں۔ واللہ اعلم۔

کم سے کم ایسے غیر محتاط پراپیگنڈے سے ملک کے عوام کے ذہنوں میں جو انتشار پیدا ہو سکتا ہے۔ اس کے متعلق لکھنے کی کچھ ضرورت نہیں۔

امراء و پریذیڈنٹ صاحبان —توجہ فرمائیں—

یہ نہایت ضروری امر ہے۔ کہ جماعت کے بچوں کی تعلیم کا خاطر خواہ انتظام ہو۔ تا بچے دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم و تربیت بھی حاصل کریں۔ بعض جگہوں پر پرائمری سکول موجود نہیں۔ اور بچے عام تعلیم سے بھی محروم رہ جاتے ہیں۔ نظارت تعلیم چاہتی ہے۔ کہ ایسی جگہوں پر جہاں پرائمری سکول موجود نہیں یا اتنے نزدیک نہیں کہ ان سے بچے استفادہ کر سکیں۔ وہاں پرائمری سکول کا اجراء کیا جائے۔ جس میں علاوہ مجوزہ پرائمری تعلیم کے دینی تعلیم کا بندوبست ہو۔ اس لئے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان اور ایسی دیہاتی جماعتوں سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ نظارت تعلیم کو مطلع کریں۔ آیا ان کی جماعت کے بچوں کی تعلیم کا خاطر خواہ انتظام ہے یا کہ نہیں۔ اگر ہے تو کیا انتظام ہے۔ اور اگر نہیں۔ تو پرائمری سکول کے اجراء کرنے کے کیا مواقع ہیں۔

(ناظر تعلیم)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۵۵ئہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

کی

روح پرور تقریر

اپنے مقام کو سمجھو اور اپنے لئے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی خاطر اپنی آمدنیوں کو بڑھانے اور دین کیلئے زیادہ سے زیادہ قربانی کرنے کی کوشش کرو

اللہ تعالےٰ کی محبت اور خدمت خلق کو اپنی زندگیوں کا مقصد بنالو

ربوہ ۲۷ دسمبر - آج ڈیڑھ بجے بعد دوپہر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ جلسہ گاہ میں تشریف لائے - اور نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی - نماز کے بعد دو بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے باوجود ناسازیٔ طبع کے اپنی تقریر شروع فرمائی - تقریر سے قبل شامی نوجوان مکرم سلیم الجابی صاحب نے (جو مرکز سلسلہ میں دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں) تلاوت قرآن مجید کی - حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایمان افروز تقریر کا خلاصہ اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے :-

باتیں سننے کی بجائے عمل کی طرف زیادہ توجہ دو

تقریر کے آغاز میں حضور نے اپنی ناسازیٔ طبع کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا :-

آج صبح طبیعت پھر زیادہ خراب ہوگئی تھی - اور یہ وہم پیدا ہونے لگا تھا کہ شاید میں آج تقریر نہ کر سکوں گا - لیکن بعد میں اللہ تعالےٰ نے فضل کیا - اور کچھ افاقہ ہوگیا - جس کی وجہ سے میں تقریر کے لئے آگیا ہوں - گو اب بھی ڈاکٹروں کا مشورہ یہی ہے - کہ میں چند منٹ سے زیادہ تقریر نہ کروں -

حضور نے فرمایا اب تو دوست لمبی تقریر سننے کے عادی ہوگئے ہیں - حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ہم نے دیکھا ہے کہ لمبی تقریریں بہت ہی کم ہوتی تھیں - خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ بھی مختصر تقریریں فرمایا کرتے تھے - اس زمانہ میں لوگ باتیں کرنے کی بجائے عمل کرنے کے عادی تھے - اب تمہیں بھی چاہیئے کہ عمل کی طرف زیادہ توجہ دو - تاکہ اللہ تعالےٰ نے جو کام تمہارے ذمہ لگایا ہے - وہ جلد پورا ہو سکے :-

خدمت خلق کی اہمیّت

حضور نے فرمایا سب سے پہلی بات جو میں آج کہنا چاہتا ہوں - وہ یہ ہے - کہ خدمت خلق مومن کا خاصہ ہوتا ہے - حضرت مسیح موعود علیہ السلام اکثر فرمایا کرتے تھے کہ دین اور اسلام کا خلاصہ تعلق باللہ اور شفقت علیٰ خلق اللہ ہے -

گزشتہ سیلاب کے موقعہ پر اللہ تعالےٰ کے فضل سے پاکستان کے خدام نے اچھا نمونہ دکھایا ہے - اسی طرح قادیان کے خدام نے بھی خدمت خلق کا اچھا مظاہرہ اس موقعہ پر کیا ہے - جو خوشکن امر ہے - اس وقت تک یورپ مسلمانوں کو یہی طعنہ دیا کرتا تھا - کہ گو مسلمان اسلام کی برتری اور فضیلت پر بہت زور دیتے ہیں - لیکن ان کا عمل یہ ظاہر کرتا ہے - کہ وہ بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے قربانی نہیں کرتے - اس اعتراض کا بہترین رد یہی ہو سکتا ہے - کہ جب بھی موقعہ ملے ہم اپنی طاقت اور ہمت کے مطابق خدمت خلق کریں - امریکہ اور یورپ کے عیسائی خدمت خلق سے جو کام کرتے ہیں - وہ ہمیشہ انہیں اپنی عظمت اور سچائی کے ثبوت کے طور پر پیش کرتے ہیں - اگر جماعت کے خدام اور انصار ہر جگہ اور ہر موقعہ پر خدمت خلق کا اعلیٰ نمونہ دکھائیں - تو یقیناً اس سے ان لوگوں کے منہ بند ہو سکتے ہیں - جو اسلام پر اعتراض کرتے ہیں -

حضور نے فرمایا : کبھی بھی یہ مت خیال کرو - کہ لوگ تمہارے کام کی قدر نہیں کرتے - تم لوگوں کی خاطر نہیں بلکہ خدا تعالےٰ کی خاطر خدمت کرو - اور اللہ تعالےٰ کی محبت اور خدمت خلق کو اپنی زندگیوں کا مقصد بنالو - اگر تم ایسا کرو - تو پھر تمہاری کامیابی میں کوئی شبہ نہیں رہے گا

یہ ضروری نہیں کہ طوفان اور سیلاب ہی آئیں تو پھر تم خدمت کرو - مومن کو تو ہمیشہ یہ دعا کرنی چاہیئے - کہ اللہ تعالےٰ ان مصائب سے دنیا کو بچائے رکھے - لیکن خدمت خلق کے مواقع ہر وقت تمہیں میسر آسکتے ہیں - مثلاً بیمار کو دوائی لاکر دینا - غریبوں - محتاجوں - بیواؤں کی مدد کرنا یہ سب کام ایسے ہیں - جو تم ہر وقت کر سکتے ہو - اور یہ کام تمہارے پروگرام کا ایک مستقل حصہ ہونے چاہئیں :-

عبادات اور دعائیں مذہب کی جان ہیں

پھر جس طرح خدمت خلق ایک اہم چیز ہے - اسی طرح نماز - روزہ اور دعائیں بھی اپنی جگہ بڑی اہمیت رکھتی ہیں - بلکہ یہ چیزیں تو مذہب کی جان ہیں - اور مومن کی حفاظت کا ذریعہ ہیں - مخالفین کے شر سے محفوظ ہونے اور اللہ تعالےٰ کی حفاظت اور پناہ میں آجانے کا صرف ایک ہی طریق ہے - اور وہ عبادات اور دعائیں ہیں - پس ان کی ادائیگی میں کبھی غفلت سے کام نہ لو -

رسالہ ریویو آف ریلیجنز کی توسیع اشاعت کی تحریک

حضور نے فرمایا "رسالہ ریویو آف ریلیجنز (انگریزی) کی اشاعت اور خریداری بڑھانے کے سلسلے میں جماعت نے بڑی غفلت سے کام لیا ہے - حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ خواہش ظاہر فرمائی تھی - کہ اس کی اشاعت کم از کم دس ہزار ہونی چاہیئے - اور جماعت کی موجودہ تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے تو اس کی اشاعت اس سے بہت زیادہ ہونی چاہیئے - لیکن افسوس ہے کہ اس وقت اس کی اشاعت بہت ہی کم ہے - اس کا سالانہ چندہ صرف دس روپے ہے - اگر ہماری جماعت اس کی اشاعت بڑھانے کی کوشش کرے - اور پھر اس کوشش کو متواتر جاری رکھے - تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس خواہش کو پورا کرنا کوئی بڑی بات نہیں - دراصل یورپ اور امریکہ میں اسلام کی تبلیغ کا ایک ہی ذریعہ ہے - اور وہ یہ کہ انگریزی لٹریچر شائع کیا جائے - باہر سے جو رپورٹیں آتی ہیں - ان سے معلوم ہوتا ہے - کہ یہ رسالہ بڑا اچھا کام کر رہا ہے - بااثر اور علم دوست طبقوں میں یہ مقبول ہو رہا ہے - اگر احباب اس کی اشاعت بڑھانے کی کوشش کریں - تو یہ اور بھی زیادہ مفید کام کر سکتا ہے -

انگریزی ترجمۃ القرآن

فرمایا قرآن مجید کے انگریزی ترجمہ اور تفسیر کی ضرورت کو بھی بہ شدت محسوس کیا جا رہا ہے - ملک غلام فرید صاحب ایک عرصہ سے اس کام میں لگے ہوئے ہیں - اب وہ بھی بیمار ہوگئے ہیں - اور ڈاکٹروں نے بتایا ہے کہ دل پر بڑا اثر ہے - مجھ سے جہاں تک ہو سکتا ہے - بیماری کے باوجود میں یہ کام کرتا رہا ہوں - چنانچہ جلسے کے بالکل قریب کے ایام میں بھی تفسیری نوٹ لکھواتا رہا ہوں - دوست ملک صاحب موصوف کی صحت کے لئے بھی دعا کریں - اور میرے لئے بھی دعا کریں - کہ اللہ تعالےٰ اس اہم کام کو پورا کرنے کی توفیق دے - تاکہ ہم اپنی اس بڑی بھاری ذمہ داری کو ادا کر سکیں - آمین

یورپ میں ہمارے تبلیغی مشن

یورپ میں جماعت کے تبلیغی مشنوں کی مساعی کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا اس وقت جرمن - سوئٹزرلینڈ - ہالینڈ اور انگلستان میں ہمارے تبلیغی مشن کام کر رہے ہیں - سپین میں بھی ہمارا مشن موجود ہے (جسے ہم خرچ نہیں دیتے - بلکہ وہ اپنا خرچ خود پورا کر رہا ہے) سکنڈے نیویا میں عنقریب مشن کھول رہے ہیں - گو اس مشن کے لئے ہم نے چندے کی جو خاص تحریک کی تھی - اس میں وعدے تو کافی آگئے - لیکن وصولی نسبتاً کم ہوئی ہے - لیکن ابھی یورپ کے بھی بہت سے ایسے اہم ممالک ہیں جہاں ہمارے مشن ہونے چاہئیں - مثلاً بیلجیم - سویڈن - ڈنمارک وغیرہ ہیں - پھر اٹلی ہے جو عیسائیت کا گہوارہ ہونے کی وجہ سے خاص اہمیت رکھتا ہے

اگر دوست اپنی مالی قربانیوں کو زیادہ کریں تو ہم ان ممالک میں بھی مشن کھول سکتے ہیں۔

تعمیر مساجد کی تحریک

حضور نے تعمیر مساجد کی تحریک کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ ہالینڈ میں ہماری جماعت کی مستورات کی ہمت سے مسجد بن گئی ہے۔ لیکن ابھی اس کا کچھ حصہ باقی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال رہے اور ہماری عورتیں کچھ اور ہمت کر کے مزید تیں چونتیس ہزار روپیہ کا انتظام کر دیں۔ تو انشاء اللہ یہ مسجد مکمل ہو جائے گی۔ واشنگٹن میں بھی مسجد بننی ہے۔ اور وہاں پر تو بہت بڑی رقم لگانی پڑیگی اس کے لئے بھی دوستوں کو چندہ دینا چاہیئے دراصل دوستوں کو اپنی آمدنیں بھی بڑھانی چاہئیں۔ تاکہ ان کا چندہ بڑھ سکے۔ میرے نزدیک اب صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے سالانہ چندے کم از کم پچیس پچیس لاکھ تک پہنچ جانے چاہئیں اور یہ کوئی بڑی بات نہیں اگر ہماری جماعت کے دوست اپنی آمدنیوں کو بڑھائیں اور ساتھ ہی اپنی قربانی کے معیار کو بھی بلند کریں۔ تو آسانی کے ساتھ ایسا ہو سکتا ہے۔

حضور نے فرمایا۔ میرے نزدیک اس سلسلے میں سب سے زیادہ ذمہ داری ہماری جماعت کے زمینداروں پر ہے۔ کیونکہ جماعت کا اسی فیصدی حصہ اسی طبقہ سے تعلق رکھتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ ہمارے ملک کے زمینداروں پر رحم فرمائے کہ ان میں ابھی تک ترقی کرنے اور اپنی معاشی حالت کو بہتر بنانے کا شعور اور ولولہ پیدا نہیں ہوا۔ حالانکہ اگر وہ صحیح رنگ میں کوشش کریں۔ تو اپنی موجودہ پیداوار کو کئی گنا بڑھا سکتے ہیں۔ حضور نے یورپ اور جاپان کی فی ایکڑ پیداوار کا پاکستان کی فی ایکڑ پیداوار سے موازنہ کرتے ہوئے فرمایا اگر ہمارے زمیندار اچھا بیج تلاش کریں عمدہ کھاد دیں۔ ہر علاقہ کی خاصیتوں اور حالات کے مطابق فصل بوئیں۔ وقت پر ہل چلائیں اور پانی دیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ان کی حالت کہیں سے کہیں نہ پہنچ جائے۔ اگر یورپ کا زمیندار اپنے پیٹ کی خاطر اپنی آمدنی بڑھاتا ہے تو تم کو تو اللہ تعالیٰ نے احمدی بنایا ہے۔ اور دین کا وارث بنایا ہے۔ پس تم کیوں اپنے مقام کو نہیں سمجھتے اور اپنے لئے نہیں بلکہ اپنے خدا کی خاطر اپنی آمدنیوں کو بڑھانے کی کوشش نہیں کرتے۔ اسی طرح اگر ہمارا ملازم پیشہ طبقہ محنت اور دیانتداری کے ساتھ اپنے فرائض ادا کرے۔ ہمارے طلباء پوری کوشش اور توجہ سے تعلیم حاصل کریں۔ اور ماں باپ بھی ان کی نگرانی کریں اور انہیں وقت ضائع کرنے کی تلقین نہ کریں تو یقیناً اس سے ہماری جماعت میں ایک نمایاں تغیر ہو سکتا ہے ان کی آمدنیں اور ان کی تمدنی اور معاشی حالت سدھر سکتی ہے اور ساتھ ہی ساتھ وہ دین کے لئے بھی زیادہ قربانی پیش کر کے دین کی تبلیغ و اشاعت کو بھی وسیع سے وسیع تر کر سکتے ہیں اسی طرح ہر احمدی کی یہ کوشش ہونی چاہیئے کہ وہ اپنی اولاد کی صحیح تربیت کرے۔ اور چندہ دینے اور سلسلہ کی خاطر قربانی کرنے کی روح ان میں پیدا کرے پھر جو غیر احمدی اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں حصہ لینا چاہیں اور اس سلسلے میں جماعت کی مساعی کو قدر کی نگاہ سے دیکھیں ہمارے احباب کا فرض ہے کہ ان سے بھی ضرور چندہ لیں تاکہ وہ بھی اس ثواب سے محروم نہ رہنے پائیں۔ اگر تم تھوڑی سی کوشش کرو تو تمہیں بہت کامیابی ہو سکتی ہے۔ بہت سے غیر احمدی اس نیک کام میں شریک ہونے کے لئے تیار ہو سکتے ہیں اور پھر جب ایک دفعہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں وہ چندہ دیں گے۔ تو پھر انہیں اس نیکی کی ایک چاٹ پڑ جائے گی اور وہ ایسی لذت محسوس کریں گے۔ کہ آئندہ تمہاری تحریک کے بغیر بھی وہ دنیا میں اسلام کے نام کو بلند کرنے کے لئے چندہ پیش کر دیں گے۔ (باقی)

(خورشید احمد)

چندہ امداد درویشاں کیلئے خاص اپیل

دوست اس کار خیر کی طرف فوری توجہ فرمائیں

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

مجھے اطلاع ملی ہے کہ کچھ عرصہ سے امداد درویشاں کے چندہ میں بہت کمی آگئی ہے۔ حالانکہ جیسا کہ میں نے کچھ عرصہ ہوا احباب کو اطلاع دی تھی۔ اس وقت سیلاب کے غیر معمولی نقصانات کی وجہ سے قادیان کے درویشوں اور ان کے عزیزوں کو پہلے سے بھی بہت زیادہ امداد کی ضرورت ہے اور قادیان میں سلسلہ احمدیہ کی جن عمارات کو بارشوں کی وجہ سے نقصان پہنچا ہے انہیں دوبارہ تعمیر کرانے کے لئے بھی ہزارہا روپیہ درکار ہے۔ گویا اس وقت چندہ امداد درویشاں کے تعلق میں دو قسم کی ضروریات درپیش ہیں۔ اوّل ان درویشوں کی امداد جنہیں نقصان پہنچا ہے۔ اور دوسرے قادیان کی انجمن کی امداد جس نے بہت سی منہدم شدہ عمارات دوبارہ تعمیر کرانی ہیں۔ دوسری طرف ہندوستان کی جماعتیں بالعموم نہ صرف تعداد میں کم ہیں بلکہ مالی لحاظ سے بھی بحیثیت مجموعی بہت کمزور ہیں۔

ان حالات میں پاکستان کے دوستوں کا فرض ہے کہ وہ اس وقت چندہ امداد درویشاں کی طرف خاص توجہ دیں۔ اور احباب قادیان کی امداد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ احباب کو کبھی نہیں بھولنا چاہیئے کہ قادیان کے درویش انفرادی حیثیت میں وہاں نہیں بیٹھے ہوئے بلکہ حقیقتاً اور مذہب کی روح کے لحاظ سے وہ قادیان میں ساری جماعت احمدیہ کے نمائندہ ہیں اور سلسلہ کے مقدس مقامات کو آباد رکھنے اور ان کی خدمت بجالانے کا مقدس فرض ادا کر رہے ہیں

پس میں احباب پاکستان کی خدمت میں پرزور اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس نازک وقت میں اپنے فرض کو پہچانیں اور وسعت قلب اور قربانی کی روح کے ساتھ اس کام میں حصہ لیں۔ اور چندہ امداد درویشاں کی مد میں بیش از پیش رقوم بھجوا کر خدا کے حضور سرخرو ہوں۔ مجھے افسوس ہے کہ جہاں موجودہ حالات میں یہ چندہ بڑھنا چاہیئے تھا۔ وہاں وہ گذشتہ چند ماہ سے بہت ہی کم ہو گیا ہے۔ حالانکہ سچے مومنوں کا قدم ہر لحظہ آگے اٹھنا چاہیئے اور یہ امداد تو درحقیقت درویشوں کی امداد نہیں بلکہ سلسلہ کی امداد اور ایک مقدس فریضہ کی ادائیگی کا رنگ رکھتی ہے۔

پس اے دوستو! اپنے فرض کو پہچانو اور اس خاص موقعہ پر غیر معمولی توجہ اور غیر معمولی قربانی کے ساتھ بڑھ چڑھ کر چندہ بھجواؤ۔ تاکہ نہ صرف مصیبت زدہ درویشوں کی امداد ہو سکے۔ اور نہ صرف منہدم شدہ عمارتوں کی تعمیر کی جا سکے۔ بلکہ اس نمائندگی کا بھی حق ادا ہو۔ جو آپ لوگوں کی طرف سے قادیان کی انجمن اور قادیان کے درویش کر رہے ہیں۔ قادیان کا درویشی حلقہ دراصل ہمارے لئے ایک مقدس روضہ ہے۔ جیسا کہ آئینہ کمالات اسلام والے کشف میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسے ایک روضہ قرار دیا ہے۔ پس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں ہی دوستوں سے عرض کرتا ہوں کہ :-

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا

بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

تمام رقوم ربوہ کے پتہ پر جانی چاہئیں۔

درخواست ہائے دعا

(۱) مکرم مرزا ظہیر الدین مسعود احمد صاحب درویش قادیان ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ نیز ان کے خسر مکرم محمد اشرف خان صاحب اٹاوہ میں سخت علیل ہیں۔

احباب دونوں کی صحت کاملہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں (خورشید احمد)

(۲) میری بچی عزیزہ ناصرہ کافی دیر سے بعارضہ بخار و نزلہ و زکام وغیرہ بیمار ہے۔ درمیان میں کبھی کبھی افاقہ بھی ہو جاتا ہے۔ اور پھر بخار ہو جاتا ہے نیز عزیزہ کی والدہ کو بھی بخار ہو جاتا ہے اور صحت بہت کمزور ہے۔ احباب ان دونوں کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں (مستری محمد دار ربوہ)

دین کی سب سے بڑی ضرورت

اس زمانہ میں دین کی سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ لٹریچر کی اشاعت بکثرت ہو۔ تاکہ لوگوں میں اسلام اور احمدیت کے بارہ میں پھیلی ہوئی غلط فہمیوں کا ازالہ ہو سکے۔

آپ اخبار الفضل کی اشاعت میں وسعت دے کر دین کی اس ضرورت کو بہت حد تک پورا کر سکتے ہیں۔

(قائمقام مینیجر الفضل)

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۵۵ء کی مختصر روئداد

۲۷ دسمبر بروز منگل کا پہلا اجلاس

دوسرے دن کے پہلے اجلاس کی کارروائی مکرم چودھری محمد ظفر اللہ خان جج عالمی عدالت کورٹ کی صدارت میں پونے نو بجے شروع ہوئی۔ اور تلاوت قرآن کریم کے بعد سب سے پہلے مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر نے "تحریک جدید کے بیرونی مشنوں کے حالات" کے موضوع پر پون گھنٹہ تقریر فرمائی۔ جس کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے قبل عیسائی مسلمانوں کی غفلت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی تبلیغی سرگرمیوں میں مصروف تھے۔ اور انہوں نے ایک طرف اسلام اور بانیٔ اسلام کی نہایت گھناؤنی شکل لوگوں کے سامنے پیش کی۔ تاکہ لوگوں کو اسلام سے متنفر کیا جائے۔ اور دوسری طرف مشنوں کے وسیع جال اور بائیبل سوسائیٹیوں کے ذریعہ سے عیسائیت کی تبلیغ کا کام منظم طور پر شروع کیا۔ اور مسلمان ان کی اس یلغار سے سہم کررہ گئے۔

عین اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مسلمانوں کی امداد اور عیسائیت کے زور کو توڑنے کے لئے مبعوث فرمایا۔ اور آپ کی کاری ضربوں سے بہت جلد عیسائی دنیا بوکھلا اٹھی۔ اور پھر اسلام کے منادِ تبلیغی مرکزوں میں جا کر خدائے واحد اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نام کو بلند کرنے لگے اور ہوا کا رخ بجائے مشرق کے مغرب کی طرف پھر گیا۔ تبلیغ اسلام کا یہ اہم کام حضرت مصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے زمانہ میں منظم طور پر شروع ہوا۔ اور جماعت کی عدیم المثال تبلیغی اور مالی جدوجہد کے نتیجہ میں ایک عظیم الشان انقلاب پیدا ہونا شروع ہوا۔ اور اکنافِ عالم میں مبلغین اسلام پہنچ گئے۔ اور انہوں نے تبلیغ اسلام کے اہم فریضہ کو سرانجام دینا شروع کیا۔ اور یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" کی صداقت کا ایک واضح نشان ہے۔

۱۹۳۴ء میں تحریک جدید کے اجراء سے قبل سب سے پہلے لنڈن مشن کی ابتداء مکرم چودھری فتح محمد صاحب سیال کے ذریعے ہوئی۔ اور ۱۹۲۴ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے وہاں فضل ماسک کی بنیاد رکھی۔ اور پھر امسال حضور وہاں پر تشریف لے گئے۔ اور لنڈن میں ایک اہم تاریخی تبلیغی کانفرنس کا انعقاد فرمایا۔ اور قضیۂ زمین

برسرِ زمین کے کرنے کے لئے اہم تبلیغی وسائل و ذرائع پر غور کیا گیا۔

۱۹۱۵ء میں ماریشس مشن کی ابتداء حافظ صوفی غلام محمد صاحب کے ذریعہ سے ہوئی۔ اور اس کی خصوصیت یہ ہے کہ وہاں پر ابتدائی تین مبلغ صحابی اور حافظ قرآن تھے۔

امریکہ میں اگرچہ ڈاکٹر ڈوئی کے نشان کے ذریعہ سے تبلیغ کا کام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ہی شروع ہو چکا تھا۔ مگر باقاعدہ طور پر ۱۹۲۱ء میں مکرم مفتی محمد صادق صاحب کے ذریعہ سے اس مشن کی ابتداء ہوئی۔ اور اب وہاں پر کئی مبلغین کام کر رہے ہیں۔ اور واشنگٹن میں مسجد تعمیر کی گئی ہے۔ اور عیسائیت کی تردید کے لئے کافی لٹریچر شائع کیا جا رہا ہے۔

مغربی افریقہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی مولانا عبدالرحیم صاحب نیر کے ذریعہ سے ۱۹۲۱ء میں ابتداء ہوئی۔ اور اب گولڈ کوسٹ، نائیجیریا اور سیرالیون میں بیسیوں مبلغین کام کر رہے ہیں۔ اور ہزاروں لوگ حلقہ بگوش اسلام ہو رہے ہیں۔

انڈونیشیا کا مشن ۱۹۲۵ء میں جاری ہوا۔ اور وہاں پر ہمارے مبلغین ان لوگوں کو عیسائیت کے دامِ تزویر سے نکالنے کے ساتھ ان کی آزادی میں بھی عملاً بہت کام کرتے رہے۔ وہاں پر کئی مبلغین کام کر رہے ہیں۔ اور انڈونیشین زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ بھی ہو رہا ہے۔

مشرقی افریقہ کا مشن ۱۹۳۴ء میں شروع ہوا۔ اور اب سواحیلی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ شائع کر دیا گیا ہے۔ جو کہ جماعت کا ایک نہایت علمی کارنامہ ہے۔ اور اس کی اشاعت کے ذریعہ سے خصوصیت سے عیسائیت کے کیمپ میں گھبراہٹ پیدا ہوئی ہے۔

حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود نے ۱۹۳۴ء میں تحریک جدید کی بنیاد رکھی۔ اور اس طرح تبلیغ اسلام کا کام منظم طور پر شروع ہوا۔

اور کئی نئے مشن کھولے گئے۔ جن میں ملایا، سنگاپور، سپین، سوئٹزرلینڈ، فلسطین، ہالینڈ، جرمنی، ٹرینیڈاڈ، سیلون، بورنیو اور شام وغیرہ مشہور ہیں۔

پھر تحریک جدید کے ذریعہ سے ہی اسلام کی صحیح لٹریچر اشاعت کی غرض سے مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع کرنے کا کام جاری ہے۔ اور عیسائی ممالک میں خدائے واحد کے نام کو بلند کرنے کے لئے مساجد کی تعمیر کا کام بھی ہو رہا ہے۔

احمدیت کی غرض وغایت

اس کے بعد مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعۃ المبشرین نے پون گھنٹہ "احمدیت کی ضرورت" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ جس کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

خدا تعالیٰ نے قرآن کریم کے نزول کے ذریعہ سے دنیا کو ایک کامل اور جامع شریعت عطا فرمائی۔ جو کہ تمام روحانی اور جسمانی امراض کا علاج اپنے اندر رکھتی ہے۔ لیکن قرآن کریم سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسلمانوں پر ایک ضعف و انحطاط کا دور آنے والا تھا۔ اور بمطابق آیت غیر المغضوب علیہم ولا الضالین مسلمان یہود و نصاریٰ کے نقشِ قدم پر چلنے والے تھے۔ اس زمانہ کو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فیج اعوج قرار دیا ہے۔ جبکہ مسلمان صرف برائے نام مسلمان ہوں گے۔ اور ان میں اسلام کی حقیقت نہیں ہوگی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی قرآن کریم کے مطالعہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ حالت ہمیشہ نہیں رہے گی۔ بلکہ خدا تعالیٰ اسلام کے احیاء کے لئے ایک شخص کو مبعوث فرمائے گا۔ چنانچہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی احادیث سے بھی ایسی بشارات کا علم واضح طور پر ہوتا ہے۔ جبکہ ایک فارسی الاصل انسان کے ذریعہ سے ایمان پھر دنیا میں واپس آئے گا۔

قرآن کریم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق اس زمانہ میں مسلمان علماء نے اپنے ضعف اور انحطاط کا اقرار نہایت واضح الفاظ میں کیا ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر ہیکل مصری، محدث دہلوی حضرت ولی اللہ شاہ صاحب رح، حضرت مجدد الف ثانی رح اور مولوی ثناء اللہ وغیرہ نے نہایت وضاحت سے مسلمانوں کے انحطاط اور روحانی گراوٹ کے متعلق لکھا ہے۔

علامہ اقبال فرماتے ہیں :-

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

غرض ایسے زمانہ میں خدا تعالیٰ نے ایک مسیحا کو ہند میں مبعوث فرمایا۔ اور اس نے دنیا کے سامنے اعلان کیا۔ کہ وہ تشنگانِ رحمتِ الٰہی کے لئے آسمانی پانی بن کر آیا ہے۔ آپ نے مسلمانوں کی مرض کی تشخیص کی۔ اور اس کا صحیح علاج بھی پیش کیا۔ مسلمانوں کی بنیاد (۱) زندہ خدا (۲) زندہ کتاب اور (۳) زندہ رسول پر ہے۔ لیکن مسلمان ان ان تینوں کے منکر ہو چکے تھے۔ وہ زندہ خدا سے تعلق کاٹ چکے تھے۔ اور وحی الٰہی اور الہام کے منکر تھے۔ وہ قرآن کریم کو بجائے زندہ ماننے کے اسے صرف ایک پرانا قصہ سمجھتے تھے۔ اور اس کی بعض آیات کو منسوخ سمجھتے تھے۔ اور پھر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مدینہ میں مدفون مان کر اور مسیح ناصری کے آسمان پر زندہ موجود ہونے کا اقرار کر کے عملاً اس بات کا اقرار کر چکے تھے۔ کہ زندہ رسول مسیح ناصری ہیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان تینوں کا ایک نیا تصور مسلمانوں کے سامنے پیش کیا۔ اور بتایا۔ کہ خدا تعالیٰ اب بھی ویسے کلام کرتا ہے۔ جس طرح وہ پہلے کرتا تھا۔ اور یہی اس کی زندگی کی علامت ہے۔ اور قرآن کریم ایک زندہ کتاب ہے۔ کہ جس کی ہدایت کی شعاعیں آج بھی اسی طرح کام کرتی ہیں۔ جیسا کہ آج سے تیرہ سو سال قبل۔ پھر آپ نے مسیح ناصری کی وفات کو ثابت کر کے یہ بتایا کہ اس زمانہ میں صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا وجود ہی زندہ وجود ہے۔ کہ جس کی مکمل پیروی سے آج بھی انسان بلند سے بلند درجات کو حاصل کر سکتا ہے۔ یہی تینوں عقائد احمدیت کی خاص بنیاد ہیں۔ اور ان کے ماننے سے ہی اہل اسلام کی زندگی وابستہ ہے۔ اور اسی کے ماننے کے ذریعہ سے ہی ان میں صحیح طور پر قوتِ عمل پیدا ہو سکتی ہے۔

بعض اعتراضات کے جواب

اس کے بعد مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم نے چالیس منٹ تک "عقائد احمدیت پر اعتراضات اور اس کے جواب" کے موضوع پر تقریر کی۔ جس کا خلاصہ درج ذیل ہے :-

احمدیت اپنی ذات میں کسی نئے مذہب کا نام نہیں ہے۔ بلکہ یہ اسلام کی حقیقی شکل اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس دین کا نام ہے۔ جو حضورؐ کے ذریعہ سے قرآن کریم اور آپ کے اسوۂ حسنہ کی شکل میں دنیا میں ظاہر ہوا۔ یہ خیال کہ یہ کوئی نیا مذہب ہے۔ یہ مخالفین احمدیت کی پھیلائی ہوئی غلط فہمی ہے۔ احمدیت پر جو بھی اعتراضات کئے گئے ہیں۔ وہ عین منہاج نبوت کے مطابق ہیں۔ اور ان کے جوابات بھی سلسلہ کے لٹریچر میں موجود ہیں۔ لیکن اس زمانہ میں اعتراضات کا رنگ بالکل بدل گیا ہے۔ اور اب صرف اشتعال انگیزی کی غرض سے اعتراض کئے جاتے ہیں۔ اور ان واقعات کو عمداً غلط رنگ میں پیش کیا جاتا ہے۔

پہلا اعتراض :- پہلا اعتراض جو اس زمانہ میں کیا جاتا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دوسرے مسلمانوں کو جو آپ کی جماعت میں داخل نہیں ہیں برے ناموں سے یاد فرمایا ہے۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے۔ کہ یہ اعتراض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں نہیں کیا گیا۔

(باقی صفحہ [illegible] پر)

حج بیت اللہ کی تڑپ

اللہ تعالیٰ نے ۱۹۲۷ء میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اس منظوم دعا کو قبول فرماتے ہوئے حضور کو حج کے شرف سے سرفراز فرمایا

"میری خواہش ہے کہ دیکھوں اس مقام پاک کو جس جگہ نازل ہوئی مولیٰ تیرا کلام اکتاب" (کلام محمود)

اپنے مقدس امام کی اتباع میں ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ بھی حج بیت اللہ کے لئے اپنے دل میں ایسی تڑپ پیدا کرے جیسی کہ حضور کے مذکورہ بالا کلام مبارک سے ظاہر ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ عملی طور پر حج کرنے کے لئے استطاعت شرط ہے۔ لیکن اس کے لئے تڑپ رکھنا اور استطاعت حاصل کرنے کے ذرائع اختیار کرنا ہر مومن کا طبعی حصہ ہے پس ہمیں ان امور پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہیئے کہ

(۱) اگر ہمیں فریضہ حج کے لئے پوری استطاعت حاصل ہے تو ہم کیوں ابھی تک اس سے محروم ہیں؟

(۲) اگر ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مال کا خاطر خواہ عطیہ تو میسر ہے لیکن دیگر شرائط حج پوری کرنے سے حقیقی معذوری ہے تو کیا ہمیں حج بدل کرانے کی آرزو ہے؟

(۳) اگر ہم سر دست قطعی معذور ہیں تو کیا ہم استطاعت حاصل کرنے کے ذرائع اختیار کر رہے ہیں

احباب جماعت کو اس طرف متوجہ کرانے اور حج بیت اللہ کے خواہشمندوں کو معقول سہولتیں بہم پہنچانے کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت کے ماتحت دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ میں حج فنڈ کی امانت کھولی ہوئی ہے جو ممکن ہے آپ کے لئے حج بیت اللہ کا پیش خیمہ ثابت ہو

جملہ رقوم مذکورہ بالا امانت میں جمع کروائی جائیں اور اگر کوئی وضاحت مطلوب ہو تو خاکسار سے خط و کتابت فرمائی جائے۔ (شبیر احمد مہتمم اصلاح و ارشاد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

بقایا داران حصہ آمد توجہ فرمائیں!

ایسے موصی احباب جن کے ذمہ حصہ آمد کا بقایا ہے کی خدمت میں بذریعہ اعلان ہذا گذارش کی جاتی ہے وہ مہربانی کر کے اپنی ذمہ داری اور فرض شناسی کا ثبوت دیتے ہوئے اپنے بقایا جات کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں۔ ہو سکتا ہے کہ بعض احباب ایسے بھی ہوں کہ جو اپنی ذاتی مشکلات کے باعث یکمشت ادائیگی بقایا نہ کر سکتے ہوں۔ مگر بقایا کی ادائیگی کے لئے اپنے دل میں جوش رکھتے ہوں ان کی سہولت کے لئے بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ ماہوار مناسب قسط مقرر کر کے قسط وار ادائیگی بقایا کی مرکز سے منظوری حاصل کر لیں۔ قسط علاوہ ماہوار حصہ آمد یا ششماہی کے ہوگی اور قسط کی باقاعدگی سے ادائیگی لازمی ہوگی

پس تمام بقایا داران حضرات وصیت کی اہمیت کو سمجھیں اور جلد از جلد بقایا ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

پتہ جات مطلوب ہیں

اگر کسی صاحب کو مندرجہ ذیل موصیوں کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو یا موصی متعلقہ اس اعلان کو خود پڑھے تو جلد از جلد دفتر ہذا کو اپنے موجودہ ایڈریس سے مطلع فرمائیں۔ تا کہ وصیت کے بارہ میں ان سے خط و کتابت کی جا سکے۔

(۱) مسماۃ عائشہ بی بی صاحبہ زوجہ سیٹھ محمد خواجہ مرحوم — وصیت ۵۱۰۰ ہم

(۲) محمد عثمان صاحب ولد قادر بخش صاحب — وصیت ۸۵۲۲

ولادت

(۱) مورخہ ۱۲/۵۵ بروز بدھ اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو دوسری بیوی سے لڑکا عطا فرمایا ہے احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر والا۔ صالح۔ خادم دین اور جملہ اقرباء و لواحقین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین حکیم محمد لطیف مالک دواخانہ ہمدرد پاکستان حافظ آباد

زکوٰۃ — اور — تجار

بعض ضروری مسائل کا خلاصہ

وما آتیتم من زکوٰۃ تریدون وجہ اللہ فاولئک ہم المضعفون (پ ۲۱)

ترجمہ اور جو اموال تم زکوٰۃ کے طور پر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے دیتے ہو پس یہی لوگ اپنے اموال کو بڑھانے والے ہیں

مال تجارت پر زکوٰۃ کا حکم

مال تجارت کے راس المال اور اس کے ان منافع پر جو کہ دوران سال میں اس سے حاصل ہوا ہے خواہ یہ دونوں بصورت نقد ہوں یا جنس یا دین اور قرض ہو جس کی وصولی کی غالب امید ہو سکتی ہو ان پر زکوٰۃ لازم ہے۔ جب راس المال پر سال گذر جائے تو دوران سال میں جو منافع حاصل ہوا ہے گو ابھی اس پر سال نہ گذرا ہو تو بھی راس المال کے ساتھ اس منافع کی زکوٰۃ بھی دینی لازم ہوتی ہے ہاں جو قرضہ ایسا ہو کہ اس کے وصول ہونے کی امید نہیں یا ضعیف سی امید ہے اور غالب گمان یہی ہے کہ وصول نہیں ہوگا تو ایسے قرضہ پر زکوٰۃ نہیں۔ ہاں اگر باوجود امید نہ ہونے کے وہ وصول ہو جائے تو پھر اس کی زکوٰۃ دینی لازم ہوتی ہے مگر پچھلے نہیں۔ سب اہل اسلام کا اس پر عملدرآمد ہے

(نظارت بیت المال ربوہ)

آر۔ پی۔ اے۔ ایف پبلک سکول سرگودھا

۵۶/۴/۱ سے اس سکول کا آئندہ پری کیڈٹ کورس شروع ہوگا۔ یہاں برٹش پبلک سکول کے نمونہ پر تعلیم ہوتی ہے لڑکے Cambridge Overseas School Certificate Exam کے لئے تیار کئے جاتے ہیں۔

شرائط: ۵۶/۴/۱ کو گیارہ بارہ سال کے درمیان عمر والے چھٹی پاس کے لئے عرصہ ٹریننگ ۵ سال داخلہ بذریعہ امتحان مقابلہ۔ دو پرچے ایک انگریزی کا۔ دوسرا پرچہ Calculation and General Knowlidge. کا امتحان ۹/۱ کو صبح ۸½ بجے مندرجہ ذیل مقامات پر ہوگا۔ کراچی۔ کوئٹہ۔ لاہور کینٹ۔ چک لالہ۔ پشاور کینٹ۔ تیج گاؤں و چٹاگانگ۔ امیدوار بغیر بلائے پہنچ جائیں۔ پاس شدہ Selection Board کے سامنے پیش ہوں گے۔ دوران ٹریننگ۔ وردی۔ خوراک۔ رہائش۔ علاج مفت۔ فیس درجہ بدرجہ سرپرست کی حیثیت کے مطابق فارم ہائے درخواست مندرجہ ذیل دفاتر بھرتی آر۔ اے۔ ایف سے حاصل ہوں اور انہی کو واپس کی جائیں۔ کوئٹہ۔ لاہور۔ کراچی۔ راولپنڈی۔ پشاور کینٹ۔ ڈھاکہ۔ چٹاگانگ

(سول لاہور ۱۲/۱۹۵۵) ناظر تعلیم و تربیت ربوہ

شکریہ احباب

والدہ ماجدہ کی وفات پر لائلپور کی جماعت نے جو میری مدد فرمائی اس کی وجہ سے ہم سب نہایت ہی ممنون ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بہترین بدلہ دے۔ احباب کی طرف سے اظہار ہمدردی کے طور پر خطوط آ رہے ہیں میں ان سب احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور سب سے زیادہ شکریہ کے مستحق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہیں کہ حضور نے باوجود ناسازی طبع کے والدہ ماجدہ کی نماز جنازہ خود پڑھائی اور پھر ربوہ کے احباب بھی شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے والدہ ماجدہ کی تدفین میں ہاتھ بٹایا۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی ہر قسم کی برکات سے نوازے۔ آمین

(انشاء اللہ خاں)

---

(۲) میرے محترم بھائی خان فضل الٰہی خانصاحب درویش قادیان کو اللہ تعالیٰ نے ۱۲/۵۵/۱۳ کو تیسرا فرزند عطا فرمایا۔ بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین و والدین کے لئے برکت کا موجب بنا دے۔ آمین

(عبد الحی پوسٹ بکس ۳۴۷ لاہور)

برطانیہ میں وزارتی تبدیلیاں

حسب توقع سر انیتھنی ایڈن نے اپنی وزارت میں تبدیلیوں کا اعلان کر دیا ہے اور ردوبدل کا اثر تقریباً سبھی بڑے بڑے شعبوں پر پڑا ہے سابق وزیر خزانہ مسٹر بٹلر دارالعوام میں قائد ایوان اور لارڈ پریوی سیل بن گئے ہیں۔ سابق وزیر خارجہ مسٹر میکمیلن نے وزارت خزانہ کی ذمہ داریاں سنبھال لی ہیں اور سابق وزیر دفاع مسٹر سلون لائڈ اب وزیر خارجہ بن گئے ہیں اور ان کی جگہ سابق وزیر محنت سر والٹر مانکٹن نے لی ہے۔

برطانوی وزارت میں ردوبدل کی افواہیں ستمبر سے پھیل رہی تھیں۔ لیکن سر انیتھنی نے مسٹر بٹلر کے موسم خزاں کے بجٹ کے پیش نظر توقف سے کام لینا مناسب سمجھا اور اب جبکہ لیبر پارٹی نے نسبتاً ایک نوجوان امیدوار مسٹر گیٹسکل کو اپنا لیڈر چن لیا۔ تو سر انیتھنی نے بھی فوراً اپنی صفوں کو از سر نو ترتیب دینے کا فیصلہ کر لیا۔

ان تبدیلیوں کا سب سے زیادہ اثر ٹوری پارٹی کے "مضبوط آدمی" مسٹر بٹلر پر پڑا ہے کچھ عرصہ سے برطانیہ کے گرتے ہوئے مالی ڈھانچہ پر ان کی گرفت ڈھیلی پڑتی جا رہی تھی۔ اور ٹوری عوام میں بھی ان کی ہر دلعزیزی کو ضعف پہنچ رہا تھا۔ چنانچہ انہوں نے جیسا کہ امید تھی یہی سمجھی کہ فی الحال مالیات سے کنارہ کشی کر لی جائے لیکن اس کنارہ کشی سے ان کی پوزیشن کمزور ہونے کی بجائے مضبوط ہو گئی ہے۔ کیونکہ اب وہ نہ صرف قائد ایوان ہیں۔ بلکہ لارڈ پریوی سیل بھی ہیں۔ برطانیہ کی تمام تر گھریلو پالیسی کے لئے وہ ذمہ دار ہوں گے۔ اور پارلیمنٹ کے اندر جس قدر بھی سرکاری بل اور قراردادیں پیش ہوا کریں گی انہیں پاس کرانا ان کے فرائض میں داخل ہوگا۔ اب وہ "چیف ٹوری پالیسی میکر" بھی ہوں گے۔ یعنی وہ اس بات کا فیصلہ کریں گے کہ ٹوری پارٹی کو کیا کرنا ہے اور کیا نہیں کرنا وہ ٹوری پارٹی کے مرکزی دفتر کے انچارج بھی بنا دیئے گئے ہیں۔ سر انیتھنی کی غیر موجودگی میں آپ وزارت کے اجلاس کی صدارت بھی کیا کریں گے۔ گویا غیر سرکاری طور پر آپ نائب وزیر اعظم بھی بن گئے ہیں

مسٹر میکمیلن چند ماہ وزیر خارجہ رہے ہیں۔ اب انہیں وزیر خزانہ بنا دیا گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ سر انیتھنی جو خود بھی وزارت خارجہ کے میدان کے پرانے شہسوار ہیں۔ وقتاً فوقتاً وزارت خارجہ کے معاملات میں دخل دیا کرتے تھے جسے مسٹر میکمیلن پسند نہیں کرتے تھے۔ چنانچہ سر انیتھنی انہیں ستمبر میں ہی چھٹی دینا چاہتے تھے۔ جبکہ انہیں وزارت خزانہ سونپ دی گئی ہے۔ جو در اصل برطانیہ کے موجودہ مالی حالات کے پیش نظر دردسر سے کم نہیں مسٹر میکمیلن نے اچھی بری وزارت خارجہ تو چلالی تھی۔ وزارت خزانہ میں ان کی کامیابی کے بارے میں شبہ کا عام اظہار کیا جا رہا ہے اور ان کی تازہ تقریر پر ٹوری ارکان پارلیمنٹ حیران ہیں۔ مسٹر میکمیلن نہ ماہر مالیات ہیں۔ اور نہ ہی انہیں اقتصادیات سے کوئی شغف ہے۔ جس کا اظہار انہوں نے خود بھی کر دیا ہے ان کا کہنا ہے کہ وہ وزیر خزانہ بن کر خوش نہیں۔ مگر کیا کریں ٹیم کے ممبر کو کپتان کا حکم ماننا ہی پڑتا ہے

۵۱ سالہ میکمیلن کے جانشین ۵۱ سالہ سابق وزیر دفاع مسٹر سلون لائڈ سے یہاں بہت توقعات وابستہ کی جا رہی ہیں۔ مسٹر لائڈ کوئی تین چار سال تک وزارت خارجہ میں سر انیتھنی کے ماتحت کام کر چکے ہیں۔ اور ان کے شاگرد رشید سمجھے جاتے تھے۔ خیال ہے کہ ان کے وزیر خارجہ بننے کے بعد سر انیتھنی خارجہ معاملات کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دے سکیں گے گھریلو معاملات مسٹر بٹلر کو سونپنے کا فیصلہ کر کے وزارت خارجہ انہوں نے نسبتاً کم عمر لیکن لائق اور "قابل اعتبار" ساتھی کے حوالہ کر دی ہے مانچسٹر گارڈین کو تو ان کی ذات میں ٹوری پارٹی کا مستقبل کا لیڈر نظر آ رہا ہے۔

سر انیتھنی کے سب سے بوڑھے وزیر ۶۳ سالہ سر والٹر مانکٹن ان کے سب سے زیادہ لائق ساتھی ہیں۔ آپ وزیر محنت تھے۔ خیال تھا کہ آپ اپنی صحت کے پیش نظر سیاسیات سے کنارہ کشی اختیار کر لیں گے۔ لیکن سر انیتھنی کی درخواست اور ڈاکٹری رپورٹ پر آپ نے بدستور وزیر رہنا منظور کر لیا ہے۔ اور دفاع ایسا اہم محکمہ آپ کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ اس سے پہلے آپ ٹوری وزیر محنت تھے۔ لیکن مزدوروں میں بھی جن کی غالب تعداد لیبر پارٹی کی حامی ہے آپ نہایت عزت کی نگاہوں سے دیکھے جاتے تھے اور اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ کارخانہ داروں (ٹوری) اور مزدوروں (لیبر) کے جھگڑوں میں "غیر جانبدار" رہنے کی کوشش کرتے تھے۔ آپ کی مساعی جمیلہ سے برطانیہ میں بڑی بڑی خطرناک ہڑتالیں ہوتے ہوتے رہ گئیں۔ آپ ایک کامیاب وزیر محنت تھے لیکن دن رات کی مشقت نے آپ کی صحت پر بہت بڑا اثر ڈالا تھا۔ اور اسی وجہ سے آپ وزارت سے علیحدہ ہو رہے تھے۔ مگر پچھلے دنوں اٹلی میں تعطیلات منانے سے آپ کی صحت اچھی ہو گئی۔ اور اب آپ نے وزارت دفاع کی ذمہ داریاں سنبھال لی ہیں۔

عام لوگوں کا خیال ہے کہ آپ فوج نیوی اور ائیر فورس کے جرنیلوں (جن سے آپ کو زیادہ تر واسطہ پڑے گا) کے لئے بہت ہی شریف آدمی ہیں۔ آپ عادتاً اس کام کے لئے موزوں نہیں ہیں۔ یہ محکمہ کسی سخت آدمی کے سپرد کرنا چاہیئے تھا۔ جو فوجیوں سے نبٹ سکتا۔ بہرحال آپ کی لیاقت اور کارکردگی شک وشبہ سے بالاتر ہے۔

آپ کے جانشین ۴۲ سالہ مسٹر آئین میکلوڈ نئے وزیر محنت کی کامیابی کے بارے میں بھی لوگوں کو شبہ ہے۔ اسلئے نہیں کہ وہ لائق نہیں یا ان کی شہرت خراب ہے بلکہ مسٹر میکلوڈ ٹوری پارٹی کے ایک پرجوش پروپیگنڈسٹ ہیں اور موجودہ "ٹوری ازم" کے بہت بڑے مبلغ ہیں۔ اور انہیں واسطہ پڑے گا۔ ٹریڈ یونین کے لیبر پارٹی کے حامی لیبر لیڈروں سے سر والٹر تو ان سے بات کرتے وقت نہ سیاستدان رہتے تھے۔ نہ "پارٹی مین"۔ اور یہی ان کی کامیابی کا راز تھا۔ اب سوال یہ ہے کہ مسٹر میکلوڈ ایسے پرجوش ٹوری مبلغ لیبر لیڈروں سے کیسے نبٹیں گے؟

بہرحال ان تبدیلیوں سے مجموعی طور پر ٹوری حکومت کے حق میں اچھا ہی اثر پڑے گا مسٹر گیٹسکل بھی لیبر پارٹی کی صفیں درست کر رہے ہیں۔ لیکن وہ یہ دعوے نہیں کر سکتے کہ انہیں اس "نیک کام" میں اپنے مسٹر ماریسن اور مسٹر بیون ایسے تجربہ کار حریفوں کا تعاون حاصل ہے۔ اور لیبر ٹوری پارٹی کی طرح اتحاد و اتفاق ہے۔ اس کے برعکس لیبر پارٹی ابھی تک اندرونی خلفشار کی شکار نظر آتی ہے

سکی دھاگے کی تقسیم

لاہور ۳۰ دسمبر۔ ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ سابق پنجاب کے ۱۷ اضلاع کے لئے مصنوعی سکی دھاگہ کا کوٹہ تقسیم کے لئے تیار ہے۔ اس سلسلہ میں تمام درخواست دہندگان کو ہدایت کی گئی ہے۔ وہ ڈپٹی ڈائریکٹر انڈسٹریز لاہور کو حلف نامے بھیجیں۔

پاکستان کو اٹلی کی پیشکش

کراچی ۳۰ دسمبر۔ اٹلی نے پاکستان کو اقتصادی ترقی کے لئے سامان اور فنی امداد کی پیشکش کی ہے۔ اس پیشکش کا اعلان اطالوی وزیر خارجہ سینور مارٹینو نے کل روم سے کراچی پہنچنے پر کیا۔ اطالوی وزیر خارجہ دو روزہ دورہ پر کراچی پہنچے۔ آپ نے کراچی کے ہوائی اڈہ پر اخباری نمائندوں سے بات چیت کے دوران کہا۔ کہ پاکستان نے اقتصادی میدان میں جو ترقی کی ہے۔ اٹلی اس میں گہری دلچسپی لیتا ہے۔ آپ نے کہا۔ اٹلی اور پاکستان دونوں آزادی اور جمہوریت کے پیغامبر ہیں۔ اور سماجی و اقتصادی اور سیاسی ترقی کے میدان میں ایک دوسرے کی ٹھوس مدد کر سکتے ہیں۔

اطالوی وزیر خارجہ کا مسٹر حمید الحق چودھری اور بعض دوسرے افسروں نے استقبال کیا۔ تھوڑی دیر بعد آپ نے وزیر خارجہ پاکستان مسٹر حمید الحق چودھری سے بھی ملاقات کی۔ اور باہمی دلچسپی کے مسائل پر بات چیت کی۔ معلوم ہوا ہے۔ ملاقات میں فلپائن کا مسئلہ بھی زیر بحث آیا۔ سینور مارٹینو آج وزیر اعظم اور دوسرے مرکزی وزراء سے ملاقات کر رہے ہیں۔

اعلان نکاح

برادرم ظہور الدین صاحب ابن میاں قمر الدین صاحب کھوکھر ساکن گوجرانوالہ کا نکاح ہمراہ ریاض بیگم صاحبہ بنت غلام مصطفےٰ صاحب صادق توم شیخ ۱۸ ؍ ۱۲ ؍ ۵۵ کو مبلغ پانچ صد روپیہ مہر پر مرزا عبد اللطیف صاحب مبلغ کراچی نے بمقام ڈرگ روڈ غلام مصطفیٰ صاحب صادق کے کوارٹر پر پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ مولا کریم اس رشتہ کو جانبین کے لئے موجب خیر و برکت بنا دے آمین۔

فقط والسلام خاکسار منیر الدین احمد ہوسٹل جامعۃ المبشرین ربوہ۔

ہندوستان اور انڈونیشیا کا معاہدہ

نئی دہلی ۳۰ دسمبر ہندوستان و انڈونیشیا کے مابین سائنس اور فن و ادب کے تمام شعبوں میں ایک دوسرے کو سہولتیں بہم پہنچانے کے لئے ایک معاہدہ پر دستخط ہوئے ہیں۔ معاہدہ کے مطابق باہمی ثقافتی و سماجی تعلقات کو بھی ترقی دی جائے گی۔

افغان وفد ہندوستان آئیگا

نئی دہلی ۳۰ دسمبر۔ افغانستان عنقریب اپنا ایک وفد ہندوستان بھیجے گا۔ جو وہاں دیہی امداد کے منصوبوں کا مطالعہ کرے گا۔

جلسہ سالانہ ۱۹۵۵ء کی مختصر روئیداد

بقیہ صفحہ ۵

بلکہ یہ ۱۹۳۲-۳۳ء میں سیاسی اغراض کے لئے احرار کی طرف سے پیدا کیا گیا تاکہ لوگوں کو احمدیت سے متنفر کیا جائے اور دوسری بات یہ ہے کہ اگر تحقیق کی جائے۔ تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اصل حقیقت کو بالکل غلط رنگ میں پیش کیا گیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس وقت تک کسی کے خلاف کوئی سخت کلمہ نہیں کہا۔ جب تک کہ اس نے رسول کریمؐ کے خلاف دریدہ دہنی نہ کی ہو۔ مسلمانوں کے ساتھ ہمدردی اور خیر خواہی کے ساتھ پیش آنے کا اقرار تو آپ بیعت میں لیتے تھے۔ اور آپ نے یہ بھی فرمایا

اے دل تو نیز خاطر اینان نگاہ دار
کاخر کنند دعویٰ حب پیغمبرم

کجا یہ کہ آپ نے کوئی ایسا کلمہ کہا ہو۔ جو مسلمانوں کو تکلیف دے۔

چنانچہ اس سلسلہ میں آئینہ کمالات اسلام صـ۵۴۷ کی عبارت میں سے ذریۃ البغایا کو پیش کیا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ مسلمانوں کے متعلق قطعاً نہیں کہا گیا۔ بلکہ اس میں واضح طور پر آریوں اور عیسائیوں کا ذکر ہے اور انہی کو مخاطب کیا گیا ہے۔ اسی کتاب میں آپ نے ملکہ معظمہ کو مخاطب کر کے مسلمانوں کے ساتھ خاص احسان اور نیک سلوک کے لئے کہا ہے اور پھر انہیں اپنا بھائی بھی کہا ہے۔ (آئینہ کمالات صـ۲۲۳ و ۲۳۵) اس لئے یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ آپ نے جہاں ایک طرف مسلمانوں کے متعلق اس قسم کے الفاظ بیان فرمائے ہیں۔ وہاں دوسری طرف ایسے الفاظ سے انہیں یاد کریں۔ پھر یہ بھی کہ ذریۃ البغایا کا صحیح ترجمہ ہدایت سے دور اور سرکش انسان ہے اور لغات سے بھی انہی معنوں کی تصدیق ہوتی ہے۔ چنانچہ بعض اور علماء نے بھی اسکو استعمال کیا ہے۔ چنانچہ امام باقرؒ نے روح الکافی میں لکھا ہے۔

ان الناس کلھم اولاد البغایا ما خلا شیعتنا۔ اب یہ عقل کے خلاف ہے کہ ایک عالم دوسرے لوگوں کو ایسے الفاظ سے یاد کرے۔ بلکہ اس کے معنے سرکش انسان کے ہی ہیں۔

دوسری عبارت نجم الہدیٰ سے پیش کی جاتی ہے۔ جس میں حضور فرماتے ہیں۔

ان العدیٰ صاروا خنازیر الفلا
و نساءھم من دونھن الاکلب

اس شعر کے سیاق و سباق کو بھی دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ اکلب کا لفظ ان عیسائی پادریوں اور ان کی عورتوں کے متعلق استعمال کیا ہے۔ جو رسول مقبول صلے اللہ کو گالیاں دیتے ہیں۔ چنانچہ آج پچاس سال سے زائد عرصہ کے بعد جبکہ وہ تمام لوگ فوت ہو چکے ہیں آج مخالفین اشتعال انگیزی کے لئے اسکو اپنے اوپر چسپاں کرتے ہیں۔

تیسری عبارت تبلیغ رسالت جلد ۷ سے پیش کی جاتی ہے کہ احمدیہ جماعت انگریزوں کا خود کاشتہ پودا ہے یہ اعتراض بھی بالکل غلط رنگ میں پیش کیا جاتا ہے حضور نے اس عبارت میں خود کاشتہ پودا اپنے خاندان کے متعلق استعمال کیا ہے یہ کوئی خفیہ دستاویز نہیں ہے بلکہ یہ ایک کھلا اشتہار ہے اور گورنر کے نام کھلی چٹھی ہے۔ پھر اگر یہ مان بھی لیا جائے تو یہ اس قسم کا سوال ہے کہ جس طرح فرعون نے حضرت موسےٰؑ کو کہا کہ تو میرا خود کاشتہ ہے اور میں نے تجھے پالا پوسا ہے۔ تو حضرت موسےٰؑ نے یہی کہا کہ دنیوی لحاظ سے بیشک میں تیرے احسان کو مانتا ہوں۔ لیکن دینی نکتہ نگاہ سے میں تیری پیروی اور اطاعت نہیں کر سکتا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام دنیوی لحاظ سے انگریزوں کے احسان کو مانتے ہیں۔ لیکن دینی لحاظ سے آپ نے انہیں دجال کہا اور عیسےٰؑ کو وفات یافتہ ثابت کیا اور اس طرح ان کے مذہب کو ہی بیخ و بن سے ہلا دیا تو یہ کوئی قابل اعتراض بات نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالےٰ نے آپ کو فرمایا غرست بیدی کہ آپ خدا تعالےٰ کے کاشتہ پودا ہیں۔ اسلئے دنیا کی مخالفتیں اور دیگر مشکلات آپ کو بڑھنے سے نہیں روک سکتیں اور احمدیت کی دن بدن ترقی اس بات کی گواہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت خدا تعالےٰ کی کاشتہ ہے۔

مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم کی تقریر کے بعد پونے بارہ بجے دوسرے روز کا پہلا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

ملایا میں معافی کی پیشکش فروری کو ختم ہو جائیگی

کوالالمپور ۳۱ دسمبر۔ ملایا کے وزیر اعلےٰ مسٹر عبدالرحمٰن نے ایک نشری تقریر میں کہا ہے کہ کمیونسٹوں کو عام معافی کی جو پیشکش کی گئی تھی۔ وہ ۸ فروری سے واپس لے لی جائیگی

نیا سال!

احباب کرام!۔ اس پرچہ سے اخبار الفضل کا نیا سال شروع ہو رہا ہے۔ الفضل اپنے تمام ناظرین کی خدمت میں اس نئے سال کی آمد پر مبارکباد پیش کرتا ہے۔

نیز یہ بھی عرض کرتا ہے کہ تمام دوستوں کو یہ عہد کرنا چاہیئے کہ وہ اس نئے سال میں اخبار الفضل کی توسیع اشاعت کی طرف خاص طور پر توجہ دیں گے۔ تاکہ جب یہ سال ختم ہو تو الفضل کی اشاعت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے منشاء مبارک کے مطابق اس مقام کو حاصل کر سکے جو اسے جماعت احمدیہ کی وسعت کے لحاظ سے ملنا چاہیئے

(مینیجر روزنامہ الفضل)

راجستھان میں ستّر ہزار مسلمان جبراً ہندو بنائے گئے

نئی دہلی ۳۱ دسمبر دہلی کے اردو روزنامہ "نئی دنیا" کی ایک اطلاع کے مطابق بھرت پور (راجستھان) میں ستر ہزار مسلمانوں کو جبراً ہندو بنایا جا چکا ہے۔ اور شدھی کی یہ مہم ابھی جاری ہے۔

نئی دنیا کی اطلاع کے مطابق مولانا عقیل اللہ آبادی نے گذشتہ روز جودھپور میں مسلمانوں کے ایک اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ راجستھان کے مختلف علاقوں میں سیٹھ برلا کی مالی امداد سے "شدھی" کے مرکز کھول دیئے گئے ہیں اور مسلمانوں کو جبراً ہندو بنانے کی مہم زوروں پر جاری ہے۔ آپ نے بتایا کہ راجستھان کی رائے شماری پر جو لوگ مامور ہیں انہوں نے مسلمانوں کو ہندو ظاہر کیا ہے دہلی کے ایک اور اردو اخبار "الجمعیت" نے وزیر اعظم ہند پنڈت جواہر لال نہرو کے دورہ جنوبی ہند کی روداد میں لکھا ہے کہ مدراس میں مسلمانوں کے ایک وفد نے پنڈت نہرو سے ملاقات کی تھی اور کہا تھا کہ صوبہ مدراس میں مسلمانوں سے اچھا سلوک نہیں کیا جاتا۔

بعدالت جناب شیخ فاروق احمد صاحب ڈپٹی کسٹوڈین بہادر جہلم

نمبر مقدمہ ۸۰۷۔ D سال ۱۹۵۵ء

درخواست زیر دفعہ ۱۶ آرڈیننس ۱۵ سال ۱۹۴۹ء

پائندہ خاں ولد اشرف خاں و مظفر خاں ولد دوست محمد اقوام اعوان سکنائے بیگن تحصیل چکوال مدعیان۔

بنام ہری سنگھ ولد ہیرا سنگھ قوم کھتری سکنہ بیگن تحصیل چکوال ضلع جہلم مدعا علیہ

ہرگاہ عدالت ہذا کو یقین دلایا گیا ہے کہ مقدمہ عنوان بالا میں مدعا علیہ بدوں پتہ تارک الوطن ہوگیا ہے۔ اس واسطے اشتہار ہذا جاری کیا جاتا ہے کہ مدعا علیہ مورخہ ۷-۱-۵۶ بوقت نو بجے صبح اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت آوے بصورت عدم تعمیل کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔

المورخہ ۲۳-۱۲-۵۵ بدستخط ہمارے و مہر عدالت جاری ہوا۔

دستخط حاکم .....

مہر عدالت